عصرِ حاضر کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ

حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

کچھ عرصہ سے ایڈز نامی بیماری نے دُنیا بھر کے ڈاکٹروں اور مفکروں کو پریشان کر رکھا ہے۔ ہر مفکر اس کے سدِ باب کے لیے کوشاں ہے اور تحقیق و ریسرچ کے ذریعہ اس پر قابو پانے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ اس بیماری کے پیدا ہونے کی دوسری وجوہات سے قطع نظر تمام ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ یہی ہے کہ "لواطت پرستی اور غیر فطری عمل" اس بیماری کو پیدا کرنے کا سبب ہے۔ اسی لیے تمام ہسپتالوں اور ٹی۔وی کے اشتہاروں میں خبردار کیا جاتا ہے کہ غیر فطری عمل سے اجتناب کیا جائے۔

لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ دوسری جانب اس بیماری کو وسیع کرنے کے پروگرام بھی تیار کیے جاتے ہیں جس عمل کو سب سے زیادہ خطرناک قرار دیا گیا تھا۔ برطانوی معاشرہ کے یہ ناسور اس عمل کے پھیلاؤ کے لیے نہ صرف کوشش کرتے ہیں بلکہ اسے قانونی بنا کر اس کی مالی امداد کا بھی مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ انتہا تو یہ ہے کہ ۱۶ سال کی عمر کو غیر فطری حرکت کے لیے موزوں قرار دے کر سابقہ قانون کو ختم کرنے کے لیے بل بھی پیش کیا جاتا ہے۔ روزنامہ مرر ۲ اکتوبر ۸۹ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ:

"برائیٹن میں لیبر پارٹی کی کانفرنس کے موقعہ پر یہ مطالبہ پیش کیا گیا کہ ہم جنس پرستی کے لیے ۲۱ سال کی عمر کی قید ختم کر کے ۱۶ سال کر دی جائے۔ تقریباً پونے چار لاکھ ووٹ کے ذریعے یہ بات تسلیم کی گئی کہ عمر کا یہ امتیاز ختم کر دیا جائے اس مطالبہ کو برطانوی ایم پی مسٹر کرس اسمتھ نے پیش کیا ہے۔"

اس کانفرنس کو ختم ہوئے چند ہفتے بھی نہ ہونے پائے تھے کہ حزبِ اختلاف کے مشہور ایم پی ٹونی بین نے برطانوی دارالعوام میں بل بھی پیش کر دیا۔ مانچسٹر ایوننگ نیوز ۲۸ نومبر کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ:

"لیبر پارٹی کے ایم پی مسٹر ٹونی بین نے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا ہے جس کا مقصد ہم جنس پرستوں کے لیے عمر کی قید ختم کرنا ہے۔ لیبر پارٹی کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر بھی تقریباً ۴ لاکھ لوگوں نے اس کے حق میں ووٹ دیئے تھے اور یہ قانون پاس کیا تھا کہ جب لیبر پارٹی برسرِ اقتدار آئے گی تو ایسا ہی کرے گی۔ لیبر پارٹی کے سربراہ اور حزبِ اختلاف کے قائد نیل کینک کو اس بل کے پیش کرنے کی وجہ سے سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا ہے کیونکہ ٹونی بین نے بغیر کسی تبادلہ خیال کے یہ بل پیش کر دیا تھا۔"

ہمیں لیبر پارٹی کے سربراہ سے صرف یہ کہنا ہے کہ جب سالانہ کانفرنس کے موقع پر یہ مطالبہ پیش کیا تھا اور لاکھوں لوگوں نے اس کی حمایت کی تھی تو اب تبادلہ خیال کیوں اور کیسا؟ اگر یہ مؤقف اور مطالبہ انتہائی

بے حیا و فحش تھا تو اس وقت اس کے خلاف احتجاج کیا جاتا۔ انہیں چاہیے کہ شرمندگی کے بجائے اعتراف و اقرار اور کھلے بندوں میدان میں آجائیں۔ اس لیے کہ اس حمام میں سب ہی ننگے ہیں۔ کیا ایم پی اور کیا عوام

؎ بے شرموں کو شرم آئی خدا خیر کرے

لیبر پارٹی کے اس ذلیل موقف اور دوسرے بے حیاؤں کے مطالبات پر مانچسٹر شہر کی کونسل ایسے بدقماشوں کے لیے ایک عظیم ادارہ تعمیر کرنے میں مصروف ہو چکی ہے۔ مانچسٹر ایوننگ نیوز ۹ دسمبر ۸۹ء کی اشاعت میں خبر دیتا ہے کہ:

"مانچسٹر شہر کی کونسل نے ۲ لاکھ پونڈ کی مالیت سے ایک ایسی عمارت بنانے کا فیصلہ کیا ہے جو ہم جنس پرستوں کے لیے مخصوص ہو گا۔ کونسل کی ایک ہم جنس پرست کونسلر مس ایڈورڈ کا کہنا ہے کہ مانچسٹر میں ہر ۲۰ عورتوں میں سے ایک اسی گروہ سے ہے اور یہ تعداد ہزاروں میں ہے۔ مالی کمیٹی کے چیئرمین کا کہنا ہے کہ اس خطیر رقم سے بننے والے سنٹر کی وجہ سے ایسے لوگ خطرے میں نہ رہیں گے بلکہ آزاد ہوں گے۔"

اس خبر پر سوائے دو چار کے کسی نے نہ تو تبصرہ کیا ہے اور نہ ہی تنقید۔ اور جس نے تبصرہ کیا بھی تو صرف اسی بات پر کہ اتنی خطیر رقم سے ہسپتال اور سڑک، سکول اور اساتذہ کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہیے۔ بس اس سے زیادہ کسی نے تبصرہ کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی اس بات کا مطالبہ کیا کہ اس پر پابندی لگائی جائے جس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ یورپی سوسائٹی میں شرم و حیا، عفت و عصمت نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔ یہ تہذیب عصر حاضر کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ نہیں تو اور کیا ہے؟ بد تہذیبی کی

بے حیائی کی حد تو یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو سرکاری تحفظ دیا جاتا ہے اور ایک رپورٹ کے مطابق باقاعدہ ان کی شادیاں کو تسلیم کیا جانے لگا۔ برطانوی اخبار ٹائم ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء کی یہ خبر پڑھیے اور یورپی تہذیب کا تماشا دیکھیے۔ اخبار لکھتا ہے کہ:

"ڈنمارک کی حکومت نے لواطت پرستوں کی شادی کو سرکاری تحفظ دینے کا اعلان کر دیا جو یکم اکتوبر ۸۹ء سے شروع ہو چکا ہے۔ اس تحفظ سے فائدہ اٹھا کر دو مردوں نے آپس میں شادی کی۔ اوف کارسن اور این لارسن جو ۴۲ سال کے ہیں نے بتایا کہ ہماری یہ شادی کوئی معمولی شادی نہ تھی بلکہ دنیا میں ہم پہلے دو ہیں جن کی شادی کو باقاعدہ حکومتی سطح پر تسلیم کیا گیا اور رجسٹرار کے دفتر سے شادی کا سرٹیفکیٹ بھی جاری کیا گیا۔ یہ شادی کوپن ہیگن کے ٹاؤن ہال میں مزید ۱۰ جوڑوں کے ساتھ رچائی گئی اور بڑے زور شور سے اس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ان کا خیال ہے کہ آئندہ اسی قسم کی شادی عبادت گاہوں میں بھی ہوا کرے گی اور چرچ بھی ایسی شادی کو تسلیم کرے گا۔ انہوں نے اخباری رپورٹر کو بتایا کہ آج کے بعد ہم اپنے دوست احباب اور عزیز و اقارب کو یہ کہہ سکیں گے کہ ہم دونوں قانونی طور پر شادی شدہ ہیں۔ اخبار کے مطابق یورپی ممالک کے تمام ہم جنس پرستوں نے اس خبر و قانون پر بے پناہ مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کا اعادہ و مطالبہ کیا کہ یورپ کے دوسرے ممالک بھی اسے تسلیم کریں اور اس سلسلے میں یورپی

"پارلیمنٹ کے دروازے بھی کھٹکھٹائے جائیں گے۔"

یورپی ممالک کے معتبروں، کونسلروں اور ایم۔پی کی طرف سے غیر اخلاقی حرکت کے نفاذ پر یہ اصرار ان کی ہمارہ ذہنیت کا پتہ دے رہی ہیں اور پورا معاشرہ عفت وعصمت شرم وحیا طہارت وپاکبازی کے معانی ومفاہیم سے بالکلیہ محروم ہو چکا ہے۔ اسی معاشرہ ہی کے وہ افراد ہیں جو شیطان رشدی کی شیطانیت کی حمایت میں مصروف ومشغول ہیں کیونکہ یہ حرام کاری اور خلاف وضع فطری عمل دونوں کے دلدادہ ہیں اور ہر اخلاقی امور کی مخالفت ان کا وطیرہ زندگی بن چکا ہے۔ یہ لوگ فطرت سلیمہ اور اخلاق عالیہ کے تمام ضوابط سے نہ صرف محروم بلکہ شدت سے ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ ایسے شیطانی افراد سے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ فطرت سلیمہ اور اللہ کے دین کے معیار کو سامنے رکھیں گے۔

جب خدا کا تصور اور اس کے احکامات کا پاس و لحاظ ختم ہو جائے، زندگی کو حیوانی بلکہ اس سے بھی بدتر طریقے پر گزارنے کا چلن عام ہو جائے تو پھر اخلاقی اقدار باقی نہیں رہتے جب شہوات کی حکمرانی دل ودماغ پر مستحکم ہو جائے تو پھر شرافت شرم وحیا کا دامن چھوٹ جاتا ہے اور بالآخر فطرت کی خلاف ورزی پر وہ سزا دی جاتی ہے جس سے بچنا ناممکن بن جاتا ہے۔ یہی وہ ایڈز ہے جو عذاب الٰہی کی صورت میں ظاہر ہو کر ہر بے حیا پر اپنے پنجے گاڑ چکا ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

چرچ اور پادریوں کی اخلاقی زبوں حالی

مانچسٹر کے علاقہ براڈ وک کے چرچ کی جانب سے یہ خبر ملی ہے کہ ہفتہ میں دو دن (GOD AND SEX) کے عنوان پر درس دیا جائے گا۔ اس عنوان کے تحت زنا بالجبر، زنا بالرضا، ہم جنس پرستی چھوٹے بچوں کے ساتھ غیر اخلاقی حرکات اور طلاق جیسے اہم موضوعات ہوں گے۔ علاوہ ازیں ویڈیو فلم بھی دکھائی جائیں گی اور ایک ماہر جنسیات کو بطور خاص مدعو کیا جائے گا REV. MARTIN GOODER کا کہنا ہے کہ یہ موضوعات ہماری زندگی کا ایک حصہ بن چکے ہیں۔ جب خدا نے شہوت پیدا کی تو اس نے کوئی غلطی نہیں کی۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کی بنائی ہوئی قدرت سے خوب نفع لیں۔ اس کا کہنا ہے کہ جب مجھے اپنی گاڑی کے لیے بہتر سہولت حاصل کرنی ہو تو میں گاڑی بنانے والے کی ہینڈ بک دیکھوں گا۔ اسی طرح زندگی کا صحیح لطف حاصل کرنے کے لیے ہمیں اس کی کتاب یعنی بائبل دیکھنی ہوگی۔" اخبار نے اس پر یہ سرخی جمائی ہے۔ CHURCH GUIDE TO GOOD SEX (مانچسٹر ایوننگ نیوز)

پادری صاحب کی اس بات سے تو شاید ہی کسی کو اختلاف ہوگا کہ یورپی تہذیب میں (SEX) کا موضوع بہت ہی سستا اور عام ہے۔ یہاں کے سکولوں میں اس موضوع پر لیکچر کے علاوہ فلم بھی دکھائی جاتی ہے جس کا نتیجہ نکلتا ہے کہ لڑکی سکول جانے کے بجائے ہسپتال پہنچ جاتی ہے اور "کنواری ماں" کے نام سے یاد کی جاتی ہے کیونکہ اس تہذیب میں جو شخص جتنا بے حیا و بے شرم ہوگا اتنا ہی مہذب اور جدت پسند کہلاتا ہے اور کونسل سے لے کر حکومت تک اس کی حوصلہ افزائی میں پیش پیش رہتے ہیں۔ یہاں ایک عام آدمی سے لے کر ایم پی تک محبوبہ اور گرل فرینڈ رکھنے کو معیوب نہیں سمجھتا بلکہ بڑے بڑے ایم پی کے ناجائز تعلقات منظر عام پر آچکے ہیں اور برطانوی ٹیلی وژن کی ایک مشہور ومعروف خبر نامہ پڑھنے والی این دائمنڈ تو ناجائز بچے کی ماں بن کر بھی برطانوی ٹی وی پر اپنے آن وبان سے موجود ہیں۔ مانچسٹر ایوننگ نیوز نے ۹ دسمبر کی اشاعت میں بچوں کی اخلاقی حالت کا سروے کرنے کے

بعد رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ سب بچوں کا خیال ہے کہ ان کے والدین کو اس جنس پرستی کے موضوع پر انہیں بتانا چاہیئے۔ اس کے بعد ٹیچرز کو بتانا چاہیئے۔ یوں تو دوست احباب، لٹریچر، رسالے سے بہت سی معلومات مل جاتی ہیں۔ اس کا نتیجہ روزانہ سنتے اور پڑھتے ہیں کہ کس خطرناک صورت میں نکلتا ہے۔ ہزاروں لڑکیاں کنواری مائیں بن جاتی ہیں۔ بے شمار بچوں میں بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔ راہ چلتی ہوئی عورت کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور ایک ۸۰ سالہ بوڑھی عورت بھی ان کے ہوس کا شکار بن جاتی ہے مگر حکومت اور برطانوی مفکرین مجبور و بے بس ہیں کہ اس قسم کی غیر اخلاقی حرکتوں پر پابندی لگا سکیں۔

پادری صاحب اچھی طرح اس بات کو بھی جانتے ہوں گے کہ چرچ اور گرجا گھروں میں کیا کچھ ہوتا رہا اور ہوتا ہے۔ مخلوقِ خدا کی رہنمائی کرنے کے دعویدار پادری اور ننیں عفت و عصمت کی دھجیاں بکھیرنے کے بعد بھی شرافتِ اخلاق کا بلند و بانگ دعویٰ کرنے لگے ہیں بلکہ شیطانی کتابیں خرافات پر پابندی کے خلاف ہیں۔ ہم نے کچھ عرصہ قبل "ازابلا" نامی کتاب کا مطالعہ کیا تھا جس میں ایک پادری کی بیٹی نے ان سارے فحش کرتوتوں کا بھانڈہ بیچ چوراہے پر لا کر پھوڑ دیا تھا۔ اسی طرح چند ماہ قبل ایک خبر روزنامہ "جنگ" نے شائع کی تھی جس میں ایک پادری کا استعفیٰ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ یہ لکھا تھا کہ یہ پادری اپنے ہی چرچ میں غیر اخلاقی حرکتوں میں ملوث تھا اور ننگی فلموں کو دکھا کر اس کا کاروبار کرتا تھا۔ (۲۱-۷-۸۹)۔

لیجیئے ایک اور تازہ خبر جو امریکہ کے دو بڑے مشہور پادریوں اور مذہب عیسائیت کے ممتاز سکالر اور مناظر سے متعلق ہیں جن کا کام ہی اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف نفرت کا بیج بونا اور اسلامی تعلیمات بالخصوص خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زہر اگلنا ہے (معاذ اللہ)۔ ان دونوں نے اخلاق و شرافت، شرم و حیا کا جنازہ کس دھوم دھام سے نکالا ہے اسے بھی ملاحظہ فرمائیے۔

جم بیکر امریکہ کے سب سے بڑے ٹیلی ویژن کے پادری تھے۔ ان کا ٹی۔وی سٹیشن دنیا میں سو سے زیادہ شہروں میں دیکھا جاتا تھا جس پر بیکر تبلیغ عیسائیت کرتے تھے۔ ان کی شہرت میں اضافہ ہوا تو لالچ اور بے راہروی بھی حد سے تجاوز کرنے لگی۔ انہوں نے ٹی۔وی منسٹری کے لیے چندہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ ان کا ماہانہ چندہ ۳۰ لاکھ امریکی ڈالر سے بھی تجاوز کر گیا۔ جم بیکر نے اس مالِ مفت پر تعیش کا سلسلہ شروع کر دیا۔ عالیشان محلات کی تعمیر ہوئی۔ چہرے کی پلاسٹک سرجری کرائی گئی۔ جنسی بے راہروی میں اس حد تک آگے بڑھ گئے کہ عورتوں اور مردوں سے یکساں جنون کے ساتھ تعلقات بڑھائے۔ پادری جم بیکر کے پاکباز چہرے پر سے اس وقت نقاب اٹھا جب ایک کال گرل نے پلٹنے اور جم بیکر کے تعلقات کا ذکر کیا۔ جیسیکا ہان نامی کال گرل کا کہنا ہے کہ اسے ان بڑھے مردوں اور عورتوں پر رحم آیا جو اپنی عاقبت بہتر بنانے کی غرض سے خود فاقے کرتے رہے اور پوری پنشن کی رقم بیکر صاحب کے ہاتھوں میں دیتے رہے۔ اس کال گرل کا دعویٰ کرنا تھا کہ کئی عورتوں اور مردوں نے بھی جم بیکر سے اپنے ویسے ہی تعلق کا اقرار کیا۔ پادریوں کی کمیٹی نے بیکر کو اپنے گروپ سے خارج کر دیا اور اس کے چرچ کا بائیکاٹ کیا لیکن بیکر آزاد تھا کیونکہ امریکی قانون کے مطابق دو مردوں کا یا مرد و عورت کے ناجائز تعلقات جرم نہ تھا۔ اس کی بدنامی بے انتہا ہوئی لیکن وہ قانونی طور پر آزاد تھا لیکن اس پر خرد برد اور فراڈ کا مقدمہ دائر کیا گیا۔ انکوائری شروع ہوئی تو معلوم ہوا کہ چرچ کے

کروڑوں ڈالر خورد برد کیے ہیں اور وہ چندہ جو چرچ کی تعمیر اور عیسائیت کی تعلیم کے لیے جمع کیا گیا تھا عالیشان محلات کی تعمیر اور کال گرل کی نذر ہو گیا ہے۔ اس بات کا ثبوت ملتے ہی جم بیکر گرفتار کر لیا گیا۔ سال بھر تک کیس کی سماعت ہوتی رہی۔ جم بیکر نے اپنے آپ کو نفسیاتی مریض ثابت کرنے کے لیے بھی ڈرامے رچائے مگر ناکام ہوئے۔ چنانچہ ۴۵ برس قید اور پانچ لاکھ ڈالر جرمانہ کی سزا ہوئی اور ایک معتبر ترین عیسائی پادری ایک بدنام ترین شخص ثابت ہوا۔

جم بیکر کی اس گرفتاری اور جنسی سکینڈل میں ملوث کرنے میں سب سے بڑا ہاتھ اس کے رقیب پادری سواگرٹ کا ہے جو اس کے بعد سب سے بڑے پادری بن گئے ہیں۔ ان کا پروگرام بھی ٹی۔ وی کے کئی سٹیشنوں سے نشر کیا جاتا ہے۔ ان کا کمال یہ ہے کہ ٹی۔ وی پر تبلیغ کرتے ہیں تو جب چاہتے ہیں رو لیتے ہیں۔ جب چاہتے ہیں ڈانس کر لیتے ہیں۔ رُلانا ہنسانا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ مسٹر سواگرٹ کے جنسی سکینڈل بھی کوئی مخفی راز نہیں، عام معلوم ہیں مگر ثبوت نہیں ملتا۔ چنانچہ ان کے پیچھے بھی خفیہ مشن شروع ہوا اور چند ہی روز میں ثبوت مل گیا۔ جونہی سواگرٹ کو اس کا پتہ چلا تو ان کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ قبل اس کے کہ اس ثبوت کو منظر عام پر لایا جائے مسٹر سواگرٹ نے ٹی وی پر اقرارِ جرم کر لیا اور زار و قطار رو کر خدا سے معافی مانگنی شروع کر دی۔ میں نے گناہ کیا۔ میرے اندر شیطان آ گیا تھا وغیرہ وغیرہ۔ تاہم جمیز سواگرٹ پر کوئی ایسا جرم ثابت نہ ہوا جو امریکی قانون کے تحت ہو۔ پولیس کی دسترس میں ہو اس لیے وہ ابھی تک آزاد ہیں۔"

(روزنامہ جنگ لندن ۲ دسمبر ۸۹ء صفحہ ۵)

ہم اس خبر پر تبصرہ کرنے کے بجائے پادری صاحب کی خدمت میں صرف اتنا عرض کریں گے کہ چرچوں اور گرجا گھروں کو غیر اخلاقی حرکات کی آماجگاہ نہ بنائیں۔ یہاں (SEX) کے موضوعات پر درس دینے کے بجائے اخلاق و شرافت کے اصول سمجھائیں اور برطانوی حکومت کو مجبور کریں کہ وہ اس قسم کی تمام مخرب اخلاق و حیا سوز رسائل و جرائد کتاب و فلم پر کڑی پابندی عائد کر کے خلاف قانون قرار دے اور اس کے مرتکب کا خدائی قانون کی روشنی میں فیصلہ کرے تاکہ صحیح معنوں میں ایک اچھی سوسائٹی بن جائے۔

اجتہاد کا اہل کون ہے؟

از حضرت امام شافعیؒ

قیاس (اجتہاد) کرنے کا مجاز وہی ہے جو آلاتِ قیاس کا مالک ہے یعنی کتاب اللہ سے واقف ہے۔ فرائض و آداب ناسخ و منسوخ عام و خاص، نصائح و مستحبات کا عالم ہے، مجمل مسائل میں سنتِ رسول اللہؐ اور اجماعِ امت سے استدلال کر سکے۔ ایسا معاملہ پیش آ جائے جس کا حکم کتاب اللہ میں نہیں ہے تو سنتِ نبویؐ اور اجماعِ امت پر نظر ڈالے۔ یہاں بھی نہ ملے تو پہلے کتاب اللہ پر قیاس کرے پھر سنتِ رسول اللہ پر پھر سلف صالحین کے مسلّم قول پر جس میں اختلاف نہیں کسی کے لیے روا نہیں کہ ان اصولوں اور ان پر قیاس سے ہٹ کر دینی علم میں کوئی بات کہے۔ قیاس کرنے کا (حق) منصب اسی کو ہے جو اگلے بزرگوں کے طریقوں، سلف کے اقوال، امت کے اجماع و اختلاف اور زبانِ عرب سے بخوبی واقف ہو۔ عقل سلیم بھی رکھتا ہو، مشتبہ امور میں قوتِ تمیز سے کام لے سکے۔ رائے قائم کرنے میں جلد باز نہ ہو۔ مخالف کی بات سننے سے بھی انکار نہ کرتا ہو کیونکہ مخالف کی بات پر توجہ دینے میں نقصان نہیں نفع ہی ہے۔

(بحوالہ جامع بیان العلم و فضلہ لابن عبدالبر الاندلسیؒ ترجمہ صفحہ ۱۹۵ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)